اجاچیز است از بس سوشن		زوگشت لیل حق بر من ہر تن		اجمخ نوشت بر این سال جدید		منشور محمدی ست جاوید حسن	

منشور سیولان ہمہ محتاج بخاتم		باخاتم دہر آمدہ منشور محمد		تورنیت بلاتوریہ انجمن تجمل		گویان صفت سیرت تبر در محمد	

نمبر ۲۲	مطبوعہ ۵ دین شعبان المعظم سنہ ۱۳۱۱ ہجری مقدسہ	جلد ۱۲

اشتہار ہوا جار عسفرہ دار مضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر مینجر کے نام آنی چاہئے +

مثنوی

مستوجب حمد وہ خدا ہے
جو خسرو کشور بقا ہے

عالم ہے قدیر ہے احد ہے
سلطان قدسر دا بد ہے

مالک رازق کریم خالق
عادل سامع مرید صادق

خلاق زمین و آسمان ہے
وہ غارس باغ کن فکان ہے

پیدا ہوے ایک لفظ کن سے
اشارہ ہزار عالم اوسکے

قندیل فلک ہو جہ احسن
شمع مہ دہر سے ہی روشن

شاہنشہ ملک بے مثالی
محبوب حسریم لایزالی

دیہیم جلال فرق پر ہے
اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے

خالق ہر چیز کا وہی ہے
صنعت ہر چیز مین رکھی ہے

افعال حکیم لایزالے
ہوتی نہین مصلحت سے خالی

کیا لکھون ثنای ایزد پاک
ارشاد نبی ہی ما عرفناک

جب نعت نبی کا وقت آیا
خامہ نے ادب سے سر جھکایا

لولاک لما خلقت الافلاک
آیا نبی عبشان شاہ لولاک

اس نظم کو کر چکا جب ارقام
توقیع محمدی رکھا نام

اے صل علے رسول امجد
جو اوسکی ثنا لکھون وہ کم ہی

وہ افسر فرق انبیا ہی
شاہنشہ کشور نبوت

سب پر سر فرش بنی جہان ہے
وہ علت غائی جہان ہے

اے خامہ عیش لکھ بانصاف
جب سے نکلا یہ شاہ گلزار

جو فضل و شرف سے بجا ہے
نور رخ دلپذیر اسلام

شمس الضحا راسمان پر
ق

کرتا ہے یقاب زار نا شاد
چھپتے ہین صحیح سب کواکب

عمدہ جزین نفس مضمون
سال و مہ و روز و شب الٰہی

توقیع محمدی رکھا نام

سردار پیمبران محمد
خورشید عرب مہ عجم ہے

محبوب جناب کبریا ہی
آرایش مسند شریعت

منشور محمدی کے اوصاف
نظرون سے گرے جہان کے اخبار

ہمنام جناب مصطفے ہے
ماحی ملل ظلمت اسلام

ہے پیش مسیح یک اختر
منشور محمدی کی فریاد

بے شبہ ہے افسر صحایف
ہر لفظ ہے رشک درج مکنون

ہوا سکو بہت بڑی ترقی

اعلان

اخبار منشور محمدی کے ۱۲ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ ۰ر کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک پرچون کو ۰ر ہی۔ غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰ر مین ۷ پرچے انکے نام پر روانہ کئے جائینگے فقط +

اشتہار

چونکہ ولادت مسیح نے لوگون کے خیالات کو بہت پیچ وتاب مین ڈالدیا ہے۔ لہذا نیاز مند نے بنظر فائدہ عوام صریح آیات قرانی سے بے پدر ہونا حضرت مسیح کا ثابت کیا ہے۔ اور عقلی و بحث بھی کی گئی ہے۔ سید احمد خان صاحب کی ہر ایک بات کا کیا عقلی و کیا نقلی جواب تہذیب سے دیا گیا ہے۔ غرض کہ رسالہ قابل مطالعہ ہے قیمت فی جلد ۲ر محصول ۰ر دس جلد کے خریدار کو محصول معاف ہے۔ بیس جلد کے خریدار کو ایک نسخہ علاوہ برآن ملیگا۔ درخواست حسب نشان ذیل ہو۔

الراقم مولف رسالہ غلام اللہ لاہور موچی دروازہ مدرسہ احمدیہ

قرآن کی اخلاقی تعلیم بمقابلہ انجیل

پادری صاحبان اپنی زبانی اور عام نادانقون کو یہہ کہکر کہ "قرآن مین اخلاقی تعلیم نہین ہے۔ جو ہے سو یہی ہے کہ کافرون کو لوٹو اور مارو یا یہہ کہ عورتون سے مباشرت کرو" اسلام سے بدظن کرتے ہین اور اوسکے مقابلہ مین انجیل کی اس تعلیم پر کہ دشمنون کو پیار کرو۔ اور جو تمہارے داہنے گال پر طمانچہ مارے اسکی طرف بائین گال بھی پھیر دو۔ پیش کرکے فخر کرتے ہین۔

انکے اس فخر و اعتراض کے **دو جواب** ہین۔ اول یہہ کہ اخلاقی تعلیم کس کام آتی ہے جبکہ اعتقادی تعلیم نہو۔ ایک خوش خلق رحمدل لوگون کی گالیان بلکہ جوتیان کھاتا ہے اور رات دن لوگون کے ساتھ سلوک و احسان سے پیش آتا ہے پردہ (دہریہ یا لامذہب ہے) خدا یا اسکے رسولون کو نہین مانتا یا وہ خدا اور رسول کو اسطرح نہین مانتا اسیطرح خدا اور رسول نے کسی مذہب (مثلاً محمدی یا عیسائی) کے ذریعہ سے فرمایا ہے کیا وہ اس خوش خلقی کے سبب نجات کا مستحق ہے۔؟

اگر پادری صاحبان کے نزدیک وہ نجات کا مستحق ہے تو پھر پادری صاحبان کا دین عیسوی اور اعتقاد تثلیث و کفارہ کی تعلیم و ترویج مین جد و جہد کرنا سعی لاحاصل ہے۔ صرف خوش اخلاقی کی منادی کافی ہے اور اگر وہ صرف اخلاق کے سبب نجات کا مستحق نہین ہے اور اس نجات کے لئے درستی اعتقاد شرط ہے تو پادری صاحبان ہمکو یہہ بتاوین کہ انجیل مین وہ اعتقادی تعلیم کیا ہے جو نجات کا سبب ہونے کی لایق ہے۔

دوسرا جواب عیسائی اعتقاد تثلیث یا ابنیت یا الوہیت مسیح اور اعتقاد کفارہ کو موجب نجات سمجھ رہے ہین۔ پس اگر انجیل کی اعتقادی تعلیم یہی ہے تو اسکا موجب نجات ہونا خیال و محال نظر آتا ہے۔

اکثر کی قید اس لئے لگائی گئی ہے کہ فرقہ یونی ٹیرین تثلیث و الوہیت مسیح کے قائل نہین ہین۔

مسئلہ تثلیث یا الوہیت یا ابنیت مسیح پر تو ہم پھر کسی موقع پر بحث کرینگے - اس مقام مین ہم مسئلہ کفارہ پر بحث کرتے ہین اور اپنے ہمعصر پادری صاحبان اور عام ناظرین کو جتاتے ہین کہ مسئلہ کفارہ مین کسقدر صحت کا شائبہ ہے اور اسکا موجب نجات ہونا کیونکر متصور ہے -

پادری فنڈر صاحب نے کتاب مفتاح الاسرار کے دوسرے باب کے تیسرے فصل مین مسئلہ کفارہ کی یہہ تقریر کی ہے -

"چونکہ سب آدمی گنہگار ہین اور انسان اپنے تئین کسیطرح پاک نہین کر سکتا اور وہ طاقت نہین رکھتا کہ اپنے تئین کسی راہ سے گناہ و جہنم کے عذاب سے چھوڑا دے - اور خدا بھی اپنی تقدس اور پاکی کے سبب ناپاک آدمی کو قبول نہین کر سکتا اور اسکو اپنی عدالت کے تقاضا کے موافق گنہگارون کو سزا دینا ضرور پڑتا ہے پر اپنی رحمت و محبت کے سبب یہہ بھی نہین چاہتا کہ آدمی لاچار ہکر ابدی ہلاکت مین داخل ہو - اسلئے اسکی رحمت و محبت کی کثرت سے ازلی کلمہ نے آدمی ہوکے مسیح مین انسانیت کی صورت پر ظاہر ہوکے مسیح نے گنہگارون کی واجب سزاؤن کو اپنے اوپر قبول کیا اور اپنے دکھ اور موت اور قیام اور صعود کے سبب ایمان دارون کو گناہ اور دوزخ کے عذاب سے چھوڑا کر ابدی نجات اور ہمیشہ کی نیکبختی انکے لئے حاصل کی - اور اسی کتاب مین بصفحہ ۷۶ و ۷۷ کہا ہے از بس کہ انسان سب گنہگار ہین اور نہ کوئی آدمی نہ کوئی نبی اپنے تئین نہ اورون کو گناہ اور اسکی سزا سے چھوڑا سکتا ہے اور خدا بھی اپنی تقدس اور عدالت کے سبب بے بدلہ اور بلی کفارہ معاف نہین کرتا - اور گناہ کا بدلہ اور کفارہ صرف ایسی شخص سے ادا ہو سکتا ہے جو بندگی کے مرتبہ مین ہو کیونکہ وہ جو خود بندہ ہے تو بندگی اسپر لازم ہوئی - پس وہ اورون کی جگہہ بندگی کرکے ثواب حاصل نہین کر سکتا - لہذا ضرور ہے کہ شفیع شجات دہندہ کمال کے یعنے الوہیت کے مرتبہ مین ہو - پس اگر مسیح الوہیت کے مرتبہ مین نہوتا یعنے خدا کا بیٹا اور خدا نہوتا تو شفیع اور نجات والا بھی نہ ہوتا - "

یہہ تقریر دا عتقاد اول سے آخر تک خلاف عقل و مخالف حق و صواب ہے اسکا موجب نجات ہونا کسی وجہ سے لائق تسلیم نہین ہے - جو اسمین اولاً کہا گیا ہے کہ گنہگارون کے عذاب و نجات کی نسبت خدا کی رحمت و عدل کا باہم تنازع ہے - رحمت یہہ چاہتی ہے کہ خدا تعالی انکو ابدی عذاب مین نہ رکھے - عدل چاہتا ہے - کہ وہ ضرور عذاب مین رکھے یہہ محض غلط و مغالطہ ہے خدا کی رحمت و عدل مین ہرگز تنازع نہین ہے - اسکی رحمت ہرگز اس گنہگار (کافر یا مشرک) کی نجات کے متقاضی نہین جسکے دائمی عذاب کا عدل متقاضی ہے - اور اسکا عدل ہرگز اس گنہگار (مومن فاسق) کے دائمی عذاب کا متقاضی نہین جسکی ہمیشہ کے لئے معذب نہونے کی رحمت مقتضی ہے - اسکی رحمت اسی گنہگار (مومن فاسق) کی مخلصی کی مقتضی ہے - جسکی مخلصی کے عدل اجازت دیتا ہے - اور اسکا عدل اسی گنہگار (کافر یا مشرک) کی دائمی عذاب کی متقاضی ہے - جس کے دائمی عذاب سے رحمت مانع نہین ہے -

اسکا سیر[1] یا (عام محاورہ کے موافق) اصول یہہ ہے کہ خداوند تعالی رحیم محض (یا مطلق) نہین ہے اور اسکی رحمت ایسی

---

[1] اسپیر ہر ایک مذہب آسمانی مین (جو کافرون کو دائمی

عذاب تجویز کرتے ہین حتی کہ مذہب عیسائی مین بھی جو منکرین
تثلیث وکفارہ ونبوت یا الوہیت مسیح کو جہنمی بتاتا ہے) شہادت
پائی جاتی ہے - اور فطرت یعنے حالات محسوسہ موجودہ عالم دنیوی بھی
اسپر شاہد ہے - ہم صاف دیکھتے ہین کہ دنیا مین جب کوئی ایسا کام کرتا ہے
جو اسکے مقتضاء طبع کے مخالف ہوتا ہے - (جیسی انسان کا زہر کھانا
اور پرند جانور کا گھاس کھانا) یا مقتضائے وضع واصول تمدن کے
مخالف ہوتا ہے (جیسے کسی کو ناحق مارڈالنا یا اسکا مال لوٹ لینا) تو
وہ دنیا مین ہلاکت یا عذاب مین مبتلا ہوتا ہے - یہان شان
رحیمی خداوندی کہان متحقق ہوتی ہے اگر خداوند تعالی رحیم محض ہوتا تو
کسی انسان کو جو زہر کھاے یا آگ مین کود پڑے ہلاک ہونے نہ دیتا -
اور اگر کہو یہ ہلاکت یا عذاب خدا کیطرف سے نہین ہے انسان نے
اسکو خود پیدا کیا ہے جبکہ اپنا خیال ارادہ اسباب افعال وہلاکت
کا ارتکاب کیا - تو اولاً یہ کہنا تعدد خالق کا قایل ہونا ہے یا
ممکن الوجود کو واجب الوجود سمجھنا - انسان کیا ہی فعل مختار کا سبب
ومباشر اسباب کیون نہو وہ اپنے کسی فعل کا سبب ومباشر مین صفتان
خداوندی سے مستغنی نہین ہے اسکا فعل مختار کا سبب ہونا اسی معنی کر
ہے کہ اسمین اختیار وکسب خداوند عالم کیطرف سے رکھا گیا ہے جو جمادو
شجر مین رکھا نہین گیا - نہ اس معنی کر کہ وہ اختیار وکسب کا خود پیدا
کرنیوالا ہے اور وہ بھی کچھ خالقیت رکھتا ہے ثانیاً اسباب
کو کوئی نہ سمجھے تو ہم اسکے سمجھانے کو اور مثالین پیش کرتے ہین جنمین
ظاہری اختیار واسباب کی مباشرت پائی نہین جاتی - دیکھو بہت
سے بچے مادرزاد اندھے اپاہج پیدا ہوتے ہین بہت سے بچے سخت
امراض سے معذب ہوکر ہلاک ہوتے ہین کیون چیونٹیان وغیرہ
حیوانات لوگون کے پاؤن کے نیچے دبکر مرجاتے ہین - یہان ظاہری
اختیار ومباشرت اسباب کہان پائی جاتی ہے اگر ان مخلوقات کو

عام پر قید نہین ہے کہ وہ ہر محل مین ظہور کی متقاضی ہو -
بلکہ وہ رحیم با قید ہے اور اسکی رحمت اسی محل مین ظاہر ہونیکی
مقتضی ہے جہان عدل کی اجازت ہو - وہ محل گنہگاران
اہل ایمان ہین - رحمت الہی ان ہی کی نجات کی مقتضی ہے -
اور عدل انکی نجات کا مانع نہین ہے کیونکہ ان گنہگارون
مین جیسی وصف مقتضی عذاب (گناہ کمتر از کفر) موجود ہے -
اور اس وصف کے لحاظ سے عدل انکی سزا و عذاب کا تقاضا
کرتا ہے - ویسی ہی وصف مقتضی نجات (ایمان بخدا ورسول)
بھی موجود ہے - اس وصف کے لحاظ سے عدل انکی نجات و
مخلصی سے مانع نہین ہے - پھر یہ نجات دو صورت
سے ممکن و متصور ہے - عدل ان دونون سے مانع نہین ہے -
اول یہ کہ گنہگار مومنون کو بعوض اور بقدر انکے گناہ کے

اپنی ہلاکت کا خالق قرار دیا جاوے - اسمین کوئی ہندو یا اور کوئی
قایل تناسخ یہہ کہے کہ یہہ پچھلے جنم کے ارتکاب کی سزا ہے تو اوسمین
اولاً خدا کیطرف سے سزا دینے کا اقرار ہے جو ہمارے اصل مدعا
کا کہ خدا رحیم محض نہین ہے وہ گنہگارون کو سزا بھی دے سکتا ہے مویدا
ثانیاً اسپر یہہ سوال وارد ہوتا ہے کہ اگر خدا تعالی رحیم مطلق ہے تو
اسنے ایسے اسباب کو کیون پیدا کیا - جنکی مباشرت سے انسان اس جنم مین
یا بزعم ہنود وتناسخیہ پچھلے جنم مین سزا پانیکے لایق ہوا -
بالجملہ لوگون کا دنیا مین با اختیار و بلا اختیار انواع تکلیف مین مبتلا
ہونا صاف یقین دلاتا ہے کہ خداوند تعالی رحیم محض نہین ہے -
بلکہ رحیم ہونیکے ساتھ عذاب کنندہ بھی ہے - لقد صدق
من قال ان ربك شديد العقاب وانه لغفور رحيم
ابطال تناسخ کی نسبت ہم پہلے ہی دو دفعہ لکھ چکے ہین اور پھر وعدہ کرتے
ہین کہ عنقریب ہم اسمین بحث کرینگے اور اسکا ابطال عمل مین لاوینگے ۱۲

سزا دیکر آخر لحاظ ایمان نجات دیجاوے اس صورت نجات سے عدل کا مانع نہونا تو ظاہر ہی ہے - اس صورت مین وصف مقتضی نجات و وصف مقتضی عذاب دونون کے مقتضا کا لحاظ پایا جاتا ہے اور عدل و رحمت دونون صفات ظہور پر متحقق ہین -

دوسری صورت یہہ کہ گنہگار مومنون کو عام معافی دیجاوے اور بلا سزا اونکی بخشش و نجات ہو اسمین انکی وصف مقتضی نجات (ایمان) کا لحاظ کیا جاوے - وصف مقتضی عذاب (گناہ کمتر از کفر) کا لحاظ فروگذاشت ہو - اس صورت مین گو بظاہر مجرم کو بلا سزا چھوڑنا اور اوسکی وصف مقتضی عذاب کا لحاظ ترک کرنا خلاف عدل معلوم ہوتا ہے مگر نظر غور سے دیکھا جاوے تو یہہ امر خلاف عدل نہین ہے - خلاف عدل تب ہوتا جبکہ بلا وجہ مجرم کو چھوڑا جاتا - اور بلا سبب) اسکی وصف مقتضی عذاب کا لحاظ ترک کیا جاتا - مگر یہان یہہ امر بلا وجہ نہین ہوا اس مجرم مین اس وصف مقتضی عذاب کے مقابلہ مین ایک مزاحم قوی دوسری وصف مقتضی نجات ایسی پائی جاتی ہے - کہ وہ بحکم عدل وصف مقتضی عذاب پر ترجیح و غلبہ رکھتی ہے - اور اوسکے مقابلہ مین اسکا لحاظ نکرنا اور اوسکو اوسپر ترجیح دینا بے وجہ و خلاف عدل نہین ہے -

عدل ایسے مجرم کی سزا دہی کو جسکا گناہ اسکی اطاعت سے کمتر ہو اور اوسکی اطاعت اوسکے گناہ سے بڑھکر واجب نہین ٹھہراتا بلکہ بمقتضای قاعدہ ترجیح راجح اوسکے گناہ کمتر از کفر کو بلحاظ اسکی اطاعت کے لیکے ایمان کے جو اس اطاعت سے ہے) بلا سزا بخشدیتا اور معاف کرجانا جائز رکھتا ہے اس امر کو مسلمان تو مانتے ہی ہین جو بحکم ان آیات و احادیث کے جنمین یہہ بیان ہے کہ شرک سے کمتر گناہون کو خدا جسے چاہے بخشدے - یہہ اعتقاد رکھتے ہین کہ کفر سے کمتر گناہ کی بلا سزا بھی بخشش جائز و متوقع ہے

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ٭

عیسائی بھی (انصاف اختیار کرین اور ہٹ دھرمی سے انکار نکر بیٹھین) تو اسی بات کو مدار نجات سمجھ رہے ہین سچ پوچھو تو انکے کفارہ مجوزہ کا اصل اصول یہی بات ہے وہ کفارہ کی نسبت یہی اعتقاد رکھتے ہین کہ جو شخص مسیح کے کفارہ ہونے پر ایمان لاوے وہ خواہ کتنا ہی گنہگار ہو اس اعتقاد و ایمان کفارہ کے عوض و لحاظ سے نجات کا مستحق ہے - اور یہہ بعینہ وہی بات ہے جو ہمنے صورت دوم مین کہی ہے کہ گنہگار مومن (خواہ کفر سے کمتر کتنا ہی گناہ کرے) ایمان کے بدلے عفو و نجات کا مستحق ہے عدل اسکے عفو نجات کا مانع نہین ہے -

اس بیان سے ثابت ہوا کہ جو اس تقریر کفارہ مین اولاً کہا گیا ہے کہ گنہگار دن کی نجات و عذاب کی نسبت خدا تعالیٰ کی عدل و رحمت کا باہم تنازع ہے یہہ محض غلط و مغالطہ ہے ایسا ہی جو اس تقریر مین آخراً کہا ہے اور اس تنازع عدل و رحمت کا فیصلہ کیا ہے وہ بھی غلط و سخت مغالطہ ہے اور اس عربی مثل مشہور کا مصداق ہے جسکا مطلب یہہ ہے - کہ ایک شخص مینہہ سے بھاگا اور ناله کے نیچے کھڑا ہوا -

فرّ من المطر و قام تحت المیزاب

اس فیصلہ مین عیسائیون نے خدا کیطرف سے وکیل

ہوکر عدل کا حق تو یہ کہکر ادا کیا ہے کہ ہم تیری مقتضا سے
یہ گذر نہین کرتے اور گنہگارون کو بلا سزا نہین چھوڑتے انکے
گناہون کی سزا اپنے آپ بھگتتے ہین (چنانچہ مسیح کو اوتار اور خود
خدا کہنے کا لازمہ ہے) یا اپنے فرزند اوجگر کے سر پر ڈالتے
ہین (چنانچہ مسیح کو صرف خدا کا بیٹا کہنا چاہتا ہے) اور رحمت کا
یون گھر پورا کردیا کہ ہم تیری مقتضا سے بھی درگذر نہین کرتے
گنہگارون کو عذاب سے سبکدوش کرکے بہشت مین داخل
کرتے ہین - مگر ان خواہ مخواہ کے وکیلون نے یہہ
نہ سمجھا کہ اس فیصلہ مین عدل و رحمت دونون فوت گئی -
نہ عدل کی داد دیگئی - اور نہ رحمت کی حق رسی ہوی - عدل
تو یون ہوتا کہ مجرم بلا سزا چھوتا رحم یون ہوتا کہ گنہگار کا
بوجھ بیگناہ کے سر نہ پڑا - پھر وہ بیگناہ اگر خدا کا بیٹا ہے تو
اس سے بڑھکر کیا بے رحمی ہے کہ مجرم کا گناہ اپنے بیگناہ فرزند
پر ڈالا - اور مجرم کو بہشت مین اور فرزند کو دوزخ مین داخل
کیا - اور اگر وہ بیگناہ (جسنے مجرمون کا بوجھ لیا) خود خدا
جل و علیٰ ہے تو یہہ بے رحمی و ظلم سے بڑھکر سفاہت و جہالت
کونسی عاقل یہہ تجویز کرسکتا ہے کہ جو بادشاہ مجرم کو بلا سزا
چھوڑ دینا خلاف عدل سمجھے وہ اسکے جرم کی سزا اپنے آپ پر
جاری کرے اور اسکے عوض مین اپنے موتحت پر ایک دہپڑ یا
جوتا مارے تاکہ اسکا قانون عدل جزا و سزا دینے کا زتوٹے -
مین یقین نہین کرسکتا کہ عیسائیون کے سوا کوئی عاقل ایسی
تجویز کرے -

اس بیان سے ثابت ہوا کہ جس اعتقاد کفارہ کو عیسائی موجب نجات
سمجھتے ہین - اسکا موجب نجات ہونا خیال و محال ہے - پس اگر
انجیل کی اعتقادی تعلیم یہی ہے تو اس اعتقادی تعلیم کے ساتھ

اخلاقی تعلیم انجیل کس کام آتی ہے - جسپر عیسائی فخر کرتے ہین - اور اسکی نظر سے انجیل کو قرآن پر ترجیح دیتے ہین

دوسرا جواب یہہ کہ جسقدر اخلاقی تعلیم انجیل مین ہے وہ سب کی سب قرآن مین موجود ہے - کوئی ایک مسئلہ بھی اخلاقی ایسا نہین جو انجیل مین ہو اور قرآن مین نہو - جو اسکے خلاف کا مدعی ہے وہ کوئی ایک مسئلہ ایسا پیش کرے - اور ہمسے اسکا جواب لے -

قرآن مین اسکے علاوہ بیان اخلاق مین یہہ رعایت بھی ہے کہ اس سے سیرت اور تمام عادۃ خلائق مین فرق نہ آجاوے بخلاف بیان اخلاقی انجیل کے کہ اسمین اس امر کی رعایت نہین ہے پہلے ہم ان اخلاق کو بیان کرتے ہین جو قرآن مین ویسی ہی مذکور ہین جو انجیل مین مذکور ہین - پھر قرآن کی اس رعایت خاص کو بیان کرینگے جو انجیل مین ملحوظ نہین ہے -

سورۂ نسا مین ہے -

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً وبالوالدین احساناً وبذی القربیٰ والیتامیٰ والمسکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالاً فخوراً (نساء)	خدا کو پوجو اور اسکے ساتھ کسیکو شریک نکرو - اور ماں اور باپ سے نیکی کرو اور قرابتیون سے اور نزدیکی ہمسایہ سے - اور دور والے ہمسایہ سے - اور پہلو صحبتی اور مسافرون سے - اور اپنے غلامون سے خدا اس سے خوش نہین ہے جو تکبر اور فخر کرتے ہین -

اور سورۂ انعام مین ہے -

ولا تقتلوا اولادکم من املاق نحن نرزقکم وایاہم ولا تقربوا	اپنی اولاد کو فقیری کے خوف سے قتل نکرو ہم

الفواحش ما ظهر منها وما بطن
ولا تقتلوا النفس التي حرم الله
إلا بالحق ذلكم وصكم به لعلكم
تعقلون ولا تقربوا مال اليتيم
إلا بالتي هي أحسن حتى يبلغ أشده
وأوفوا الكيل والميزان بالقسط
لا نكلف نفسا إلا وسعها وإذا
قلتم فاعدلوا ولو كان ذا
قربى وبعهد الله أوفوا
ذلكم وصكم به لعلكم تذكرون
(انعام ع ۱۹)

اور انہین ہم ہین رزق دیتے
ہین - اور کھلی اور چھپی بیحیائی
کے نزدیک مت جاؤ - اور کسی
جان کو جسکا خون کرنا خدا نے
حرام کیا ہے ناحق نہ مارو - اور یتیم
کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے
طور سے جب تک کہ وہ جوان ہو
اور ناپ اور تول پورا کرو - ہم
کسی کو اسکی طاقت سے باہر تکلیف
نہین دیتے - اور جب بات کہو
حق کہو اگرچہ اپنے قرابتی پر کیون
نہ ہو - اور خدا کے عہد کو پورا
کرو - خدا تمکو یہہ نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت مانو -

اور سورۂ بنی اسرائیل مین ہے قرابتیون کو انکا حق دے

واٰت ذا القربى حقه والمسكين وابن
السبيل ولا تبذر تبذيرا ان المبذرين
كانوا اخوان الشياطين وكان الشيطان
لربه كفورا (بنی اسرائیل ع ۳)

اور مسکینون اور
مسافرونکو اور فضول
خرچی مت کر فضول خرچ
شیطان کے بھائی ہین -

اب قرآن کی اس روایت خاص کو بیان کیا جاتا ہے
جو اخلاقی تعلیم مین اسنے کی ہے - اور وہ انجیل مین نہین -
(۱) انجیل مین کہا ہے کہ اگر کوئی تجھے داہنے گال پر
طمانچہ مارے تو بائین گال بھی پھیر دے - (متی - ۵ - ۳۹)
قرآن مین یہہ بات بھی کہی ہے کہ برائی کو صفائی کر جیسا کہ سورۂ
شوریٰ مین فرمایا ہے -

وجزاؤا سيئة سيئة مثلها فمن
عفا واصلح فاجره على الله -
(شوریٰ ع ۴)

برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی
ہے پر جو معاف کرے اور
اصلاح کرے تو یہہ بہت سے کامون سے ہے -

اور البقرہ مین حکم قصاص کے بیان مین کہا ہے کہ جسکو اپنے بھائی
سے خون معاف ہو جاوے وہ اچھی طرح سے خون بہا ادا
کرے - اور وارثان مقتول اچھی طرح سے مطالبہ کرین - یہان
بھائی کہنا صرف اسی ترغیب سے ہے کہ اسکو بھائی سمجھکر معاف
کردین - مگر ساتھ ہی اسکے یہہ بھی فرمایا ہے - کہ جو تم زیادتی
کرے اسپر تم ویسی ہی زیادتی کرو - اور فرمایا کہ تمہارے لئے

فمن عفي له من اخيه شيء
فاتباع بالمعروف وأداء اليه
باحسان (البقرہ ع ۲۲)

قصاص کا حکم ہے اصیل بدلے
اصیل کے غلام بدلے غلام کے
اور عورت بدلے عورت
کے -

فمن اعتدى عليكم فاعتدوا
عليه بمثل ما اعتدى عليكم
(بقرہ ع ۲۴)
كتب عليكم القصاص في القتلى
الحر بالحر والعبد بالعبد
والانثى بالانثى (بقرہ ع ۱۲)

اب دونون قسم کے احکام کے بیان مین رعایت سیاست
انتظام بھی پائی جاتی ہے - اور اخلاقی تعلیم بھی موجود ہے -
ظالم کو بدلہ کا ڈر سنا دیا - اور نیکون کو معافی کا حکم دیا -
اسمین یہہ فائدہ ہوا کہ ظالم خوف مواخذہ سے رکیگا -
اور نیکون کو معافی کا حکم دیا گیا -

بخلاف تعلیم انجیل کے کہ اسمین اخلاقی تعلیم تو ہوئی
مگر ظالم کو ظلم سے روکنے کی نہ ہوئی بلکہ ظالم کو نیکی جراءت دلائی گئی
جب وہ دیکھیگا کہ مظلوم نے ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری

سوال میری طرف کردی ہے۔ تو وہ بے دھڑک ہر کسی کو مارتا پھریگا۔ یہانتک کہ ایکدن وہ بھی کسی کے ہاتھ سے مارا جاویگا اسمین نہ صرف ایک ظالم کا بگاڑ ہے۔ یا اس مظلوم کا ظاہری نقصان ہے بلکہ سمل عالم کا بگاڑ و نقصان متصور ہے۔ اسی نظر سے قرآن اپنی اس حکیمانہ اور دور رس تعلیم پر فخر کیا ہے۔ اور

ولکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب (بقرہ ع ۲۲)

حکم قصاص کا یہہ بھید بتایا ہے کہ اس حکم مین تمہارے لئے زندگانی ہے

اور سورہ حج مین فرمایا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ لڑنے کے بدلے لڑنے کا حکم دینے سے ایککو دوسرے سے نہ روکتا تو صومعے

ولولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد یذکر فیہا اسم اللہ کثیرا (حج ع ۷)

اور کنیسے اور گرجے اور مسجدین جنمین خدا کا نام لیا جاتا ہے سب گرجا تے

(۲) انجیل مین کہا ہے کہ جو تجھے عدالت مین لیجائے اور تیرا چوغا مانگے تو اسی کوٹ بھی دیدے اور جو تجھے ایک میل بیگار لیجائے تو دو میل اس کیساتھ جا۔ (متی ۵ - ۴۰ و ۴۱)

اس حکم سے اگر یہہ مراد ہے کہ ظالم کے آگے دب جاو تو اسکی نسبت قرآن کا فیصلہ پہلے حکم مین آچکا ہے کہ نہ بالکل ایسا دبے کہ پھر ظالم سر نہ اٹھانے دے۔ اور نہ بالکل اُسکے مقابلہ کے لئے کمر آہن رہے۔ اور اگر اس سے صدقہ و خیرات مراد ہے تو قرآن نے یہہ امر بھی سکھایا۔ اور مومنون کی تعریف مین صاف فرمایا ہے کہ

ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون (حشر ع ۱)

وہ اپنی جانون پر اوروں کو مقدم کرتے ہین۔ اگرچہ وہ خود تنگی مین مبتلا ہون اور جو نفس کے حرص مال سے بچایا گیا وہ نجات پانیوالا ہے۔

مگر ساتھ ہی اسکے یہہ بھی فرمایا ہے کہ تو اپنے ہاتھ کو گردن سے بندھا

ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطہا کل البسط فتقعد ملوما محسورا (بنی اسرائیل ع ۳)

ہوا نہ رکھ (یعنی بخیل کنجوس اور) سبھی پھیلا دے (یعنی بیجا خرچ کرنیوالا) کہ تو خالی ہاتھ بیٹھا رہے۔ اسمین بھی اعتدال و انتظام عالم کی رعایت ہے جو انجیل کی تعلیم مین نہین ہے۔

(۳) انجیل مین کہا ہے کہ تو دشمن کو پیار کر انکے لئے برکت چاہ جو تمہین لعنت کرین (متی ۵ - ۴۴)

قرآن مین بھی صاف فرمایا ہے کہ نیکی اور بدی برابر نہین تو

ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی ہی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم وما یلقاہا الا الذین صبروا وما یلقاہا الا ذو حظ عظیم (حم السجدہ ع ۵)

تو بدی کو نیکی سے روک پھر جو تیرا دشمن ہے وہ گرم جوش دوست ہوجائیگا اس ہدایت پر وہی لوگ چلتے ہین جو صابر ہین۔ اور بڑے نصیب والے ہین۔

مگر اسمین بھی اس اعتدال و انتظام عالم کی رعایت ہے جو پہلے حکم مین بیان ہوچکی ہے۔ کہ نہ ہر ایک دشمن کے آگے جھک جاوے۔ نہ ہر ایک سے مقابلہ کرے۔ نرمی بھی کرے۔ اور سختی سے بھی قدر اتار ہے۔ اسی تعلیم کے موافق ایک دانشمند نے کہا ہے

درشتی و نرمی بہم در بہ است + چو رگزن کہ جراح مرہم نہ است

اس مضمون کو دیکھکر عیسائی انصاف کرینگے تو پھر اخلاقی تعلیم مین انجیل کو قرآن پر ترجیح نہ دینگے بلا اضافی دبست وہر می کرین تو اسکا علاج نہین۔

تبصرہ

اس مقام مین جو کچھ اخلاقی تعلیم مین انجیل کا نقص بیان کیا ہے یہہ بمقابلہ تعلیم قرآن نقص ہے ورنہ بجائے خود قطع نظر

متابعہ تعلیم قرآن سے وہ بھی کمال ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے
کہ جس موقعہ پر اور جس زمانہ مین اور جن اشخاص کی نسبت وہ
حکم ہوا تھا۔ (اگر وہ ٹھیک حکم الٰہی اور بتبدیل و تحریف سے
محفوظ ہے) اسوقت و زمانہ و اشخاص کے لئے وہی حکم مناسب
و باکمال ہو۔ اسوقت کے لوگ سختی کے مقابلہ مین سختی کے
کرنے سے منفعل نہوتے ہونگے۔ بلکہ اسپر اور اڑ بیٹھتے
ہونگے یا اسوقت مسیح علیہ السلام کو سختی کرنیکا موقع نہ تھا
اسلئے سختی پر محض نرمی و معافی کو اختیار کیا۔ لہذا اسوقت
اسی حکم مین کمال تھا۔ تعلیم قرآنی مین اُسکے مقابلہ مین یہہ
کمال ہے کہ وہ ہر وقت اور ہر موقع اور ہر شخص کی نسبت مناسب
حکم کے متضمن ہے۔ اسلئے قرآن کے مقابلہ مین اس تعلیم انجیل
پر نقص کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ اگرچہ وہ تعلیم انجیل بجائے خود
کمال سے خالی نہین ہے ؟

یہہ بات اس لئے جتائی گئی ہے۔ کہ کسی نبی یا کتاب آسمانی
کی تعلیم کو (خدا کیطرف سے مانکر) مطلق ناقص و خالی از
حکمت کہنا منافی ایمان و تسلیم ہے جو لوگ ایکدوسرے کے مقابل
و مناظرہ اس بات کو نہین جانتے وہ اپنے نبی یا کتاب کی
ترجیح و تعریف کے وقت بلا تمیز و تفصیل صاف مخاطب کو
کہدیتے ہین کہ تمہارے نبی یا کتاب مین یہہ عیب و نقصان
ہے۔ اور ہمارے نبی یا کتاب مین یہہ خوبی و کمال اور وہ
یہہ بھی نہین خیال کرتے کہ اپنے نبی یا کتاب کی ایسی تعریف
جسمین دوسرے نبی یا کتاب کی اہانت پائی جاوے
بالاتفاق حرام ہے۔ اشاعۃ السنہ

عشقبازی روحانی پادری و میم کی کہانی

چو خانہ خالی و معشوق مست ناز بود

توان گر ست بر آن کس کہ پاکباز بود

اختر ردم بحوالہ اخبار الوقت لکھتا ہے کہ لندن مین ایک
روز ایک نوجوان لڑکی کسی انگریز کی جوان بیاہی خوبصورت
صاحب حسن و جمال ایک گرجا گھر مین پادری صاحب کے نزدیک
گئی اور نہایت عجز و ادب سے عرض کیا کہ یا حضرت اپنے دل کا
درد آپ کے روبرو ظاہر کرکے آپکی روحانی برکات سے علاج
کرانا چاہتی ہون ایک ذرہ آپ قدم رنجہ فرماکر غریب خانہ
تک تشریف لے چلین پادری صاحب اوسوقت ساتھ ہولئے
دختر مذکورہ نے ایک کوٹھری مین جو نہایت آراستہ و
پیراستہ تھی بڑے اعزاز سے اونکو بیجاکر بٹھلایا اور مکان کا
دروازہ بند کردیا کوئی مرد یا عورت اوسوقت وہان
موجود نہ تھی صرف یہی دونون تھے بعدہٗ دختر مذکورہ نے
پادری صاحب سے عرض کی کہ مین مدت دراز سے آپ
پر عاشق اور اپنے عشق مین صادق ہون اب صبر نہین
ہوتا کہ اس راز کو پوشیدہ رکھون ناچار اظہار کرنے
پر مجبور ہوی آپ مرحمت انسانی اور مروت روحانی
سے اس شعلۂ محبت کو آب وصال سے سیراب فرماوین ورنہ
جب یہہ راز فاش ہوگا تو آپ کی اور میری آبرو مین
فرق نہ رہیگا اگر آپ اپنے دامن پاک کو لوث معصیت سے
ملوث نکرین تو بوس و کنار مساس و پیار سے ہی میرے دل کو
تسلی اکرین مین اسی پر قناعت کرونگی پادری صاحب
اوسکی شیرین زبانی و ادائے دلفریب سے راضی ہو گئے۔
مکان تو خالی تھا ہی فوراً بغلگیر ہوے اور خوب ہی ہاتھ
پیرا اور تھوڑے عرصے کے بعد چلا آئے۔ دوسرے روز
صبح کو گرجا مین جب پادری صاحب آئے تو ایک خط مذکورہ

نے ایک پاکٹ کاغذ کا سر بمہر پادری صاحب کے ہاتھ
مین دیا پادری صاحب نے جو اوس پاکٹ کو کھولا تو ایک
پرچہ پر تصویر اپنی اور اوس دختر کی بحالت بوسہ دکنار
نظر پڑی متحیر ہوے کہ اوس وقت تو سوائے ہم دونون کے
اور کوئی نہ تھا یہہ تصویر کسطرح پہنچی گئی - تصویر کے
نیچے دو سطرین لکھی تھین کہ ای پادری صاحب یہہ ایک
تصویر آپ کی مین خدمت مین حاضر کی گئی ہے اسی ساتھ
کی گیارہ تصویرین اور موجود ہین قیمت ہر ایک کی
۲۰ پونڈ ہے پس دو سو بائیس پونڈ قیمت بارہ تصویرون
کی بھیجدین تو آپ کے پاس بھجوا دیجائین ورنہ کل تمام
لندن مین یہہ تصویرین ہاتھون ہاتھ پھرینگے اور
لاکھون آدمی اس راز سے واقف ہوکر آپ کو لعنت
ملامت کرینگے پادری صاحب بہادر نے اپنی بہادری
پر نادم ہوکر بپاس عزت وحفظ آبرو دو سو بائیس
پونڈ چپکے سے دیدئے - فقط -

کشف الاخبار بمبئی نمبر ۲۹ جلد ۳۰

وحدانیت جناب باریتعالی عز اسمہ

متی باب ۱۹ آیتہ ۱۷ - اوسنے اوسے کہا تو کیون
مجھے نیک کہتا ہے نیک تو کوئی نہین مگر ایک یعنے خدا -

متی باب ۴ آیتہ ۱۰ تب یسوع نے اوسے کہا ای شیطان
دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور اوس
اکیلے کی بندگی کر -

مرقس باب ۱۲ آیتہ ۲۹ یسوع نے اس سے جواب
مین کہا کہ سب حکمون مین اول یہہ ہے کہ ای اسرائیل سن یہ
خداوند جو ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے -

یوحنا باب ۱۷ آیتہ ۳ - اور ہمیشہ کی زندگی یہہ ہے
کہ وے تجھکو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا جانین

مکاشفہ یوحنا باب اول آیتہ ۵ کہ خدا ایک ہے
اور خدا اور آدمیون کے بیچ ایک آدمی بھی درمیانی ہے وہ مسیح یسوع

۱ تیمتھیس باب ۲ آیتہ ۵
اول قرنتیون باب ۱۲ آیتہ ۶ اور تاثیرین طرح
طرح کے ہین پر خدا ایک ہی ہے جو سبھون مین سب کچھ کرتا ہے -

استثنا باب ۶ آیتہ ۴ سن اے اسرائیل خداوند
ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے -

استثنا باب ۳۲ آیتہ ۳۹ اب دیکھو کہ مین ہان
مین ہے وہ ہون اور کوئی معبود میرے ساتھ نہین مین مارتا
ہون اور مین ہی جلاتا ہون مین ہی زخمی کرتا ہون اور مین
ہی چنگا کرتا ہون اور ایسا کوئی نہین جو میرے ہاتھ چھڑا دے -

زبور باب ۸۶ آیتہ ۱۰ کہ تو بزرگ ہے اور عجایب کام
کرتا ہے تو ہی اکیلا خدا ہے -

یسعیاہ باب ۴۳ آیتہ ۱۰ خداوند اسرائیل کا اور اوسکا
نجات دینے والا رب الافواج یون فرماتا ہے کہ مین اول
اور مین آخر ہون اور میرے سوا کوئی خدا نہین -

یسعیاہ باب ۲۵ آیتہ ۵ و ۶ و ۷ مین ہی خداوند ہون اور کوئی نہین میرے سوا کوئی خدا نہین مین نے تیری کمر باندہی اگرچہ تونے مجھے نہ پہچانا - تاکہ لوگ سورج کے نکلنے کے اطراف سے غروب کے اطراف تک جانین کہ میرے سوا کوئی نہین مین ہی خداوند ہون اور میرے سوا کوئی نہین مین ہی روشنی بناتا ہون اور تاریکی پیدا کرتا ہون مین ہی سلامتی بناتا ہون اور بلا کو پیدا کرتا ہون مین ہی خداوند ان سبہون کا بنانے والا ہون -

یعقوب باب ۲ آیتہ ۱۹ تو ایمان لاتا ہی کہ خدا ایک ہے اچھا کرتا ہے شیاطین بھی یہہ ہی مانتے اور تھرتھراتے ہین -

خدا رحیم نہین ہے

ہوسیع باب ۱۳ آیتہ ۱۶ سمرون اجڑ جائیگی کیونکہ اوسنے اپنے خدا سے بغاوت کی ہے وے تلوار سے گر جائینگے انکے لڑکے پٹکے جائینگے اور اون پیٹ والی عورتین چیرے پھاڑے جائینگے -

خدا قادر نہین ہے

قاضیون باب ۵ آیتہ ۲۳ تم بروز پر لعنت کرو خداوند کا فرشتہ بولا اسکے باشندون پر بڑی لعنت کرو کہ وے خداوند کی کمک کرنے کو خداوند کی کمک کرنے کو جبارون کے مقابل نہ آئے -

ملاکی باب ۳ آیتہ ۸ و ۹ کیا کوئی آدمی خدا کو جھیگا پر تم نے مجھکو جھیگا اور تم کہتے ہو کہ ہم نے کس بات مین تجھے جھیگا دشمکیون اور ہدیون مین - سو تم اس لعنت سے لعنتی ہوئے کہ تم نے یہان اس قوم نے مجھے جھیگا

از مایش خدا

یعقوب ۱ - ۱۳ جب کوئی امتحان مین پھنسے تو وہ نہ کہے کہ مین خدا کے طرف سے امتحان مین پھنسا کیونکہ خدا بدیون سے نہ آپ آزمایا جاتا اور نہ کسی کو آزماتا -

متی ۲ - ۲ و ۳ و ۷ اور جب چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھ چکا آخر کو بھوکا ہوا - تب آزمایش کرنے والے نے اسکے پاس آکے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو کہہ یہہ پتھر روٹی بن جائین - یسوع نے اوس سے کہا یہہ بھی لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو مت آزما -

استثنا ۶ - ۱۶ تم خداوند اپنے خدا کو مت آزماؤ جیسا تم نے اسے مسہ مین آزمایا

ایضاً ۸ - ۲ - اور اوس ساری راہ کو یاد رکھیو جس مین خداوند تیرا خدا یہ اسلئے بیچ ان چالیس برس تجھکو لئے پھرا تاکہ تجھے عاجز کرے اور تجھے آزماوے -

" ۱۳ - ۳ تو ہرگز اس نبی یا خواب دیکھنے والے کی بات پر کان مت دہریو کہ خداوند تمہارا خدا تمہین آزماتا ہے تاکہ دریافت کرے کہ تم خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور اپنے ساری جان سے دوست رکھتے ہو کہ نہین -

خروج ۱۶ - ۲ تب خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ دیکھ مین آسمان سے تمہارے لئے روٹی مینہ برساؤنگا یہہ لوگ ہر روز نکلکے جتنا ایک ہی دن کے لئے کفایت کرے ہر ایک دن بیچ (اکرون تاکہ مین انکو جانچون کہ وہ میری شریعت پر چلینگے یا نہین

اطاعت کی ۳-۱۰ تم ساری دہکھون کو گنجینے مین لاؤ تاکہ
میرے گھر مین خوراک ہو اور اسی سے میرا امتحان کرو-

بے انصافی خدا پیدائش

۳۸-۷ اور میر یہوا کا پہلوٹھا خداوند کے نگاہ
مین شریر تھا سو خداوند نے اوسے مار ڈالا-

اول تواریخ ۲-۳ ایضاً

خروج ۹-۶ اور خداوند نے دوسرے دن ایسا ہی کیا اور
مصریون کے سب مواشی مر گئے لیکن بنی اسرائیل کے مواشی سے
ایک بھی نہ مرا-

ر ۲۰-۵ تو ان کے آگے اپنے تئین مت جہکا اور نہ
اونکی عبادت کر کیونکہ مین خداوند تیرا خدا غیور خدا ہون اور
باپ دادون کے بدکاریان انکے اولاد پر جو مجھ سے عداوت
رکھتے ہین تیسری اور چوتھی پشت تک پہنچاتا ہون-

اجبار ۲۶-۳۹ اور وے جو تم مین سے باقی ہونگے
اپنی بدکاری سے تمہارے دشمنون کے ملکون مین سو کہہ جائینگے
اور اپنے باپ دادون کے گناہون کے سبب بھی آپس مین گہلینگے

خروج ۳۴-۷ ہزارپشتون کے لئے فضل رکھنے والا
گناہ اور تقصیر اور خطا کا بخشنے والا لیکن وہ ہرحال معاف نہ
کریگا بلکہ باپون کے گناہ کا ان کے فرزندون سے اور فرزندون
کے فرزندون سے تیسری اور چوتھی پشت تک بدلا لیگا-

[illegible] کہ خداوند خدا صابر اور بڑا رحیم ہے گناہ ہون
اور خطاؤن کا بخشنے والا لیکن وہ ہرحال بے گناہ نہ
ٹھہرائیگا بلکہ باپ دادون کے گناہ کا انکے فرزندون سے
تیسری چوتھی پشت مین بدلا لیتا ہے-

اول سلاطین ۲۱-۲۹ تو دیکھتا ہے کہ اخی

اب مین آپکو میرے حضور کیونکر خاکسار بنایا ہے اس لئے
مین اسکے ایام مین یہہ بلا نہ بھیجونگا بلکہ اسکے بیٹے کے
ایام مین اسکے گھرانے پر وہ بلا نازل کرونگا-

ایوب ۲۱-۱۹ خدا اسکے بدکاری کو اسکے بچون کے
لئے خزانہ کرتا ہے-

انصاف خدا استثنا

استثنا ۵-۹ تو انہین سجدہ نہ کرنا انکی بندگی کر
کیونکہ مین خداوند تیرا خدا غیور خدا ہون جو باپ دادون کے
بدکاری کا بدلا انکے اولاد سے تیسری اور چوتھی پشت تک
جو کہ میرا کینہ رکھنے والے ہین لیتا ہون-

انصاف خدا

استثنا ۲۴-۱۶ اولاد کے بدلے باپ دادے مارے
نہ جائین نہ باپ دادون کے بدلے اولاد قتل کئے جائین
ہر ایک اپنے گناہ کے سبب مارا جائیگا-

سلاطین ۱۴-۶ پر ان خونیون کے بچون کو قتل نہ کیا
جیسا کہ موسیٰ کی شریعت کے کتاب مین لکھا ہے کہ
جسمین خداوند نے فرمایا کہ بیٹون کے بدلے باپ دادون کو
قتل مت کرو اور نہ باپ دادون کے بدلے بیٹون کو بلکہ ہر ایک
شخص اپنے گناہ کے سبب جو اسنے کیا ہو مارا جاوے-

حزقیل ۱۸-۴ و ۲۰ دیکھہ ساری جانین میری ہین
دیکھہ جسطرح باپ کے جان اُنس ہی طرح بیٹے کی جان
دونون میری ہین وہ جان جو گناہ کرتی ہے سو ہی مریگی
وہ جان جو گناہ کرتی ہے سو ہی مریگی بیٹا باپ کے بدکاری
کا بوجھ نہین اوٹھاویگا اور نہ باپ بیٹے کی بدکاری کا
بوجھ اوٹھاویگا صادق کی صداقت اسی پر ہوگی اور
شریر کی شرارت اسی پر ہوگی-

باقی آیندہ

مطبع مجرا السلام بلدہ مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا-